جامعہ دارالعلوم کراچی میں رینجرز کا سرچ آپریشن

21 رمضان المبارک 1433ھ، 10 اگست 2012ء بروز جمعہ کو ملک کی عظیم دینی درس گاہ "جامعہ دارالعلوم کراچی" کا رینجرز کی بھاری نفری نے گھیراؤ کر کے سرچ آپریشن کیا۔ اس افسوس ناک واقعے پر ارباب وفاق المدارس، مختلف علمائے کرام اور سیاسی قائدین کی جانب سے جو مذمتی قراردادیں اور بیانات جاری کیے گئے، ذیل میں پیش ہیں۔ (ادارہ)

دارالعلوم کراچی میں سرچ آپریشن کی تفصیل، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی زبانی

دارالعلوم کراچی میں پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری نے محاصرہ کر کے دو گھنٹوں تک سرچ آپریشن کیا اور واپس چلے گئے، تاہم شام کے وقت دوبارہ دارالعلوم میں داخل ہوئے اور یہاں موجود دو مہمانوں کو ساتھ لے گئے جنہیں تفتیش کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے رئیس دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ صبح 8 بجے پولیس کی گاڑیوں نے دارالعلوم کا محاصرہ کر لیا، تقریباً 10 بجے رینجرز کی بھاری نفری کے ساتھ کرنل کی قیادت میں دارالعلوم کے تمام داخلی و خارجی راستے بند کر دیئے۔ مفتی محمد رفیع عثمانی نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ میں اپنے کام سے شہر گیا ہوا تھا، 11 بجے کے قریب جب دارالعلوم واپس پہنچا تو گیٹ پر رینجرز اور پولیس کی گاڑیاں کھڑی تھیں اور گیٹ مقفل تھا، میری آمد پر کرنل میری گاڑی میں آئے اور کہا کہ ہمیں انٹیلی جنس سے اطلاع ملی ہے کہ کچھ غلط قسم کے لوگ دارالعلوم میں گھس گئے ہیں، ہم ان کی تلاش میں یہاں آئے ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ دارالعلوم بہت بڑا ادارہ ہے، لہٰذا ضروری نہیں کہ یہاں کی انتظامیہ کو بھی ان لوگوں کا علم ہو، میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کو ایسی کوئی اطلاع ہے تو آپ ضرور تحقیق کیجئے اور انچارج اور ایڈمنسٹریشن کے ذمہ دار کے ہمراہ جو بھی تحقیق کرنا چاہیں، کر لیں۔ میں نے بالواسطہ ان کو یہ بھی باور کرایا کہ آپ نے یہ طریقہ صحیح اختیار نہیں کیا۔ آپ کو پہلے مجھ سے رابطہ کرنا چاہیئے تھا، آپ نے مجھے اور انتظامیہ کو اطلاع دیئے بغیر یہ کارروائی کی ہے۔ یہ دارالعلوم کے لئے نہایت توہین آمیز ہے اور دارالعلوم کی تاریخ میں اس قسم کا پہلا افسوس ناک واقعہ ہے، جس پر انہوں نے کہا کہ ہم طلبہ کے ہاسٹل کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ رئیس دارالعلوم نے مزید بتایا کہ انہوں نے تقریباً 2 مہمانوں کو جو دارالعلوم سے کئی سال پہلے فارغ ہوئے ہیں اور رمضان میں فتویٰ کی تربیت لینے آئے تھے، انہیں وہ اپنے ساتھ لے گئے اور کہا کہ ہم ان سے معلومات کر کے رات کو

عشاء سے پہلے واپس بھیج دیں گے۔ وہاں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا گیا، افطار اور نمازوں کا انتظام کیا اور افطار کے بعد واپس چھوڑ دیا اور انہیں بتایا کہ ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ آج یوم علیؓ کے جلوس پر حملے کے لئے کچھ لوگ باہر سے آئے ہیں اور ان میں سے کچھ نے اسلحہ تو کہیں اور چھپا دیا ہے لیکن خود آ کر دار العلوم میں چھپ گئے ہیں، ہمیں آپ دونوں پر شبہ ہوا، لہٰذا آپ سے تفتیش کی گئی، آپ اب جا سکتے ہیں، ہمیں پورا اطمینان ہو گیا ہے، مفتی رفیع عثمانی نے کہا کہ تلاشی کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، وہ دار العلوم کے ساتھ نہایت توہین آمیز ہے اور دار العلوم کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے، ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

دار العلوم کراچی پر چھاپہ، علمائے کرام اور سیاسی قائدین کی مذمت

معروف دینی درسگاہ جامعہ دار العلوم کراچی میں پولیس اور رینجرز کے آپریشن کی علماء کرام، سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور مرکزی نائب امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مذکورہ واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دار العلوم کراچی جیسے بے ضرر ادارے پر شیخ الاسلام اور مفتی اعظم جیسی محب وطن اور امن کا درس دینے والی شخصیات کی موجودگی میں چھاپہ مارنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ بلاوجہ مدارس پر چھاپہ مارنا انتہائی افسوس ناک عمل ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے امیر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ اس طرح کے واقعات سے مذہبی حلقوں میں تشویش پیدا ہوگی۔ جمعیت علمائے اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے جامعہ دار العلوم کراچی پر چھاپے کو حکومت کا دینی مدارس پر حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی اور کہا ہے کہ حکومت ہوش کے ناخن لے، ملک پہلے ہی بحرانوں اور تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے، دینی مدارس جو اسلام کے قلعے اور شعائر اسلام میں داخل ہیں، کی عظمت و تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ براہ راست اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دار العلوم کراچی پر بلاجواز چھاپے کے خلاف علمائے کرام آخری حد تک جا کر راست اقدام پر مجبور ہوں گے، دینی مدارس لاوارث نہیں۔

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مرکزی رہنما مفتی عثمان یار خان نے کہا کہ دار العلوم کراچی کے اکابرین کسی مذہبی یا سیاسی تنظیم سے تعلق نہیں رکھتے، وہ پرامن طریقے سے دینی تعلیم کو فروغ دے رہے ہیں، ایسے پرامن دینی ادارے پر شب خون مار کر حکومت ماحول خراب کرنا چاہتی ہے جسے ہم سب مل کر ناکام بنائیں گے۔ جماعت اسلامی سندھ کے امیر اسداللہ بھٹو نے کہا کہ حکومت اس طرح کی حرکتوں سے لادین قوتوں کو خوش اور مذہبی قوتوں کو خوفزدہ کرنا چاہتی ہے، ہر کلمہ گو مسلمان مدارس اور مساجد کی حفاظت کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہے۔ اہلسنت والجماعت کراچی کے صدر

مولانا اورنگزیب فاروقی نے کہا کہ دارالعلوم کراچی پر چھاپہ مدارس کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ جامعہ بنوریہ کے مہتمم مفتی محمد نعیم نے کہا کہ حکومت مدارس کا پرامن ماحول خراب کرنے کی کوشش ترک کرے، کسی بھی مدرسے کو ذرہ برابر نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ انصار الامہ کے رہنما عبداللہ شاہ مظہر، مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے نورالمبین و دیگر نے بھی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مدارس کے تحفظ کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں اور اکابرین جو بھی حکم دیں گے، ہم حاضر ہیں۔

☆......☆......☆

دارالعلوم کراچی پر چھاپہ کھلی ریاستی دہشت گردی ہے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جامعہ دارالعلوم کراچی میں سیکورٹی اداروں کا چھاپہ، مسجد اور دینی کتابوں کی بے حرمتی کھلی ریاستی دہشت گردی ہے۔ اس قبیح اقدام پر قوم سے معافی مانگی جائے، آئندہ اس قسم کا کوئی واقعہ رہنما ہوا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان، سینئر نائب صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، نائب صدر حضرت مولانا انوار الحق حقانی اور دیگر نے اپنے مذمتی بیان میں کیا۔ وفاق المدارس کی قیادت نے واضح کیا کہ بار بار کی تحقیقات کے بعد یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ دینی مدارس امن و سلامتی کے مراکز اور قومی سلامتی کے علمبردار ہیں لیکن اس کے باوجود آئے روز اہم قومی ایشوز سے توجہ ہٹانے کے لئے مدارس کے خلاف مہم جوئی شروع کر دی جاتی ہے، جو سراسر قابل مذمت ہے، وفاق المدارس کے رہنماؤں نے واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے واقعات ملک کو خطرناک صورتحال کی طرف دھکیلنے کی سازش ہے، انہوں نے کہا کہ دارالعلوم ایک مستند، معیاری اور بے مثال تعلیمی ادارہ ہے، جس سے ہمیشہ امن و محبت کا درس دیا گیا، ایسے ادارے کو ٹارگٹ کرنا ملک کے 18 ہزار دینی مدارس کو مشتعل کرنے کی کوشش ہے۔

☆......☆......☆

دارالعلوم آپریشن، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہونے والے اہم اجلاس کی کارروائی

وفاق المدارس العربیہ کے تحت ملک بھر کے مکاتب فکر کے نمائندہ مدارس بورڈ کا اہم اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش چورنگی پر طلب کیا گیا جس میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے جامعہ دارالعلوم کراچی کے بلا جواز محاصرے اور سرچ آپریشن سمیت حالیہ دنوں میں ملک بھر کے مختلف شہروں میں مدارس کے خلاف ایک مرتبہ پھر کریک ڈاؤن کے حوالے سے حکمت عملی طے کی گئی، اجلاس کی صدارت اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ، وفاق المدارس العربیہ کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے کی جبکہ دیگر شرکا میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا مفتی محمد تقی

عثمانی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا زرولی خان، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی وصدر تنظیم المدارس پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مفتی محمد سلیم، مفتی محمد، مولانا الطاف الرحمٰن، وفاق المدارس السّلفیہ کے مولانا محمد سلفی، مولانا یوسف طیبی، حضرت مولانا حکیم محمد مظہر، قاری محمد عثمان، مفتی عثمان یار خان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، دارالعلوم کراچی، جامعہ بنوریہ عالمیہ، جامعہ فاروقیہ، جامعۃ الرشید، جامعہ عثمانیہ، جامعہ دارالخیر سمیت شہر قائد کے مدارس دینیہ کے علمائے کرام اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ ومجلس شوریٰ کے ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں حکومت کی جانب سے بار بار وعدہ خلافیوں اور حالیہ صورت حال کے بعد حکومت کو سخت پیغام دیا گیا اور اس حوالے سے اجلاس میں اہم فیصلے بھی کیے گئے۔

اجلاس میں مختلف مکاتب فکر کے وفاق ہائے مدارس، مذہبی تنظیموں اور اکابر علماء نے انتباہ کیا ہے کہ دارالعلوم کراچی کے محاصرے اور سرچ آپریشن کی وزیر اعظم، گورنر سندھ اور وزیر اعلیٰ سندھ نے معافی مانگتے ہوئے ذمہ دار عناصر کے خلاف کارروائی نہ کی تو عید کے بعد بڑے پیمانے پر احتجاج کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا اور تمام مکاتب فکر کا مشترکہ اجلاس بلا کر احتجاج کی کال دی جائے گی، جس کے بعد یہ حکومت برقرار نہیں رہ سکے گی، دارالعلوم پر حملہ اسلام پر حملہ ہے، بیرونی آقاؤں کے اشارے پر دینی، علمی مراکز اور علماء کے خلاف کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا جبکہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا ہے کہ ہم ملک میں انتشار نہیں چاہتے لیکن جس انداز میں دارالعلوم پر چھاپہ مارا گیا وہ بھی ناقابل برداشت ہے اور اس کی مذمت کرتے ہیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب الرحمت میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پریس کانفرنس سے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن مفتی محمد نعیم، جمعیت علمائے اسلام کراچی کے امیر قاری عثمان، رابطۃ المدارس پاکستان کے سربراہ قاری ضمیر اختر منصوری، وفاق المدارس السّلفیہ سندھ کے سربراہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف قصوری، جماعت اسلامی کراچی کے قائم مقام امیر برجیس احمد، جمعیت علمائے اسلام (س) کے مرکزی رہنما مفتی عثمان یار خان اور دیگر نے بھی خطاب کیا جبکہ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاضی احسان احمد، جامعۃ الرشید کے دارالافتاء کے رئیس مفتی محمد، جمعیت علمائے اسلام (س) کے قاری عبدالمنان انور، دارالعلوم کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا راحت علی ہاشمی، مفتی عبدالمنان، مولانا زبیر اشرف عثمانی، مولانا یحییٰ عاصم، تحریک غلبہ اسلام کے ناظم مولانا عبداللہ شاہ مظہر، حرکت المجاہدین کے عبدالرحمٰن سندھی، مفتی حماد اللہ مدنی اور دیگر بھی موجود تھے۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی نے جمعہ (10 اگست 2012ء) کو دارالعلوم کراچی میں پیش آنے والے واقعے کے حوالے سے میڈیا کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ رینجرز اور پولیس اہلکاروں نے اچانک دارالعلوم کا محاصرہ کیا اور مکمل طور پر سیل کر دیا، اسی دوران ساڑھے 10 بجے کے قریب دارالعلوم کے سیکورٹی افسر نے مجھ

سے رابطہ کر کے یہ اطلاع دی ۔ میں اس وقت اپنے کام سے دار العلوم سے باہر تھا، فوری طور پر میں دار العلوم پہنچا جہاں کے تمام گیٹ بند تھے اور پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری تعینات تھی، جنہوں نے پہلے مجھے بھی اندر جانے نہیں دیا، تاہم جب انہیں آگاہ کیا کہ یہ دار العلوم کے صدر اور مہتمم ہیں اور وہاں موجود رینجرز کمانڈر میرے پاس آیا اور کہا کہ یہاں پر بعض مشکوک افراد کی موجودگی کی اطلاع ملی ہے، ان کے لئے تلاشی لینا چاہتے ہیں جس پر میں نے کہا کہ اگر اس طرح کا کوئی آدمی ہے اس کو تلاش کرنا یہ آپ کا فرض ہے لیکن جو طریقہ کار استعمال کیا گیا، اگر آپ دار العلوم کی انتظامیہ کو اطلاع دیتے تو بہتر ہوتا، ہم نے ان لوگوں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا، انہوں نے طلباء کی رہائش گاہوں کی مکمل تلاشی لی اور سوا 12 بجے کے قریب وہ واپس چلے گئے اور انہیں دار العلوم سے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو قابل اعتراض ہو، انہوں نے کہا کہ اسی دوران اس واقعے کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں پھیل گئی اور لوگوں نے مسلسل رابطے شروع کئے، بعض نے احتجاج کا بھی کہا لیکن ہم بدامنی اور خلفشار نہیں چاہتے ، اس لئے ہم نے انہیں منع کیا تاہم پولیس اور رینجرز کے اس رویے سے سخت افسوس پہنچا اور دار العلوم کو بدنام کرنے کی اس سازش پر تمام مدارس، علماء اور مذہبی طبقوں کے علاوہ ہر مسلمان مشتعل ہے لیکن ہم کسی کو اشتعال نہیں دلانا چاہتے ۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا کہ دن کے وقت کارروائی کرنے والوں کا رویہ ہماری انتظامیہ کے ساتھ ابتداء میں انتہائی نامناسب تھا، بعد ازاں عصر کے وقت ایک مرتبہ پھر کچھ اہلکار آئے اور دار العلوم کے فارغ التحصیل دو علماء جو بیرون شہر سے فتویٰ کی مشق کے لئے آئے تھے اور دار العلوم میں بطور مہمان موجود تھے، انہیں اپنے ساتھ لے کر گئے، اگر چہ ان پر کوئی تشدد نہیں ہوا لیکن وہاں پر موجود ذمہ دار کا مدارس علوم دینیہ اور علماء کے حوالے سے رویہ انتہائی توہین آمیز تھا، جو بار بار مدارس کے نصاب کی توہین کرتے ہوئے مذاق اڑا رہے تھے، وہاں موجود ان افسر نے ان مہمانوں کو یہ کہہ کر چھوڑا کہ ہم آپ کے ساتھ سختی اس لئے نہیں کر رہے ہیں کیونکہ آپ ہمارے علاقے کے ہیں، ورنہ یہاں پر کسی کے ساتھ نرمی نہیں کی جاتی ہے۔ مفتی اعظم پاکستان نے کہا کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

اس دوران نائب وزیر اعظم چوہدری پرویز الٰہی ، گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان، مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین اور دیگر نے بھی رابطے کر کے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور گورنر سندھ نے مجھ سے دوبارہ فون پر بات کر کے دوبارہ یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس غلط اقدام پر ڈی جی رینجرز اور آئی جی سندھ ملاقات کر کے معذرت کریں گے جس پر ایڈیشنل آئی جی نے مجھ سے رابطہ کیا اور اس ملاقات کے لئے وقت مانگا لیکن ایڈیشنل آئی جی کی اس ملاقات کو بھی ہوئے کئی روز ہو گئے، اس کے بعد کسی نے ہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا کہ اس واقعے کے بعد نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا اور اس کی مذمت کی ہے اور پوری دنیا میں اس کا ردعمل ظاہر ہو رہا ہے، بعض مقامات پر احتجاج بھی

ہو رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ حکومت اس کا تدارک کرے تاکہ آئندہ دینی مدارس کی حرمت پر کسی کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹی اطلاع پر چھاپہ مارا گیا، کوئی بھی جھوٹا آدمی اس طرح کی غلط اطلاعات کے ذریعے کسی بھی بڑے ادارے یا شخصیت کو سوالیہ نشان بنا سکتا ہے، آج ملک کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے، اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بدامنی نہ ہو، لیکن مدارس کی توہین اور نصاب کی تضحیک برداشت نہیں کر سکتے۔

اس موقع پر جامعہ بنوریہ العالمیہ کے مہتمم مفتی محمد نعیم نے وفاقی اور صوبائی حکومت کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان سے معافی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوا تو عید کے بعد تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں اور وفاق ہائے مدارس کا اجلاس بلا کر آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا جس کے بعد یہ حکومت اور وزیر اعظم اپنے آپ کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔ قاری محمد عثمان نے کہا کہ دارالعلوم پر چھاپہ براہ راست اسلام پر حملہ ہے، ہم پاکستان میں بڑے پیمانے پر احتجاج کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اکابر نے ہمیں اشتعال سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔ جماعت اسلامی کے قائم مقام امیر برجیس احمد نے کہا کہ اتنا بڑا کام رینجرز اور پولیس کے اہلکار حکومت کی آشیر باد کے بغیر نہیں کر سکتے۔ دارالعلوم پوری دنیا میں پاکستان کی پہچان ہے اور پاکستان کا سب سے بڑا علمی ادارہ ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ اور وفاق المدارس السلفیہ سندھ کے سربراہ مفتی محمد یوسف قصوری نے کہا کہ مدارس علوم نبوت کے مدارس ہیں، یہاں پر خیر ہی خیر کا درس دیا جاتا ہے اور شر کا کوئی عنصر نہیں، اگر معاشرے سے علماء کا کردار ختم ہو جائے تو انارکی پھیلے گی، مدارس کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، اہل سنت والجماعت کے مرکزی رہنما اورنگزیب فاروقی نے بھی دارالعلوم پر حملے کو تحریک پاکستان پر حملہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ گورنر اور وزیر اعلیٰ خود دارالعلوم جائیں اور مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی اور شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی سے معافی مانگیں اور وزیر اعظم فون پر معذرت کریں، اس موقع پر رابطۃ المدارس پاکستان کے سربراہ قاری ضمیر اختر منصوری اور مفتی عثمان یار خان نے بھی علماء کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی اور تعاون کا اظہار کرتے ہوئے دارالعلوم پر چھاپہ کی مذمت کی اور آئندہ کے لائحہ عمل میں بھرپور ساتھ دینے کی یقین دہانی کرائی۔

☆......☆......☆

حکمران مدارس پر چھاپے مار کر اپنی آخرت برباد نہ کریں، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ احمد لدھیانوی، جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن، جے یو آئی کراچی کے امیر قاری عثمان، جامعہ دارالخیر کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا اسفند یار خان، مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، جے یو آئی (س) کے مفتی عثمان یار خان، جامعہ بنوریہ کے مہتمم مفتی محمد نعیم، جامعہ اشرف المدارس کے مولانا حکیم محمد مظہر اور

مولانا منظور احمد مینگل سمیت دیگر علمائے کرام اور دینی و سیاسی رہنماؤں نے عالمی شہرت یافتہ دینی درس گاہ دارالعلوم کراچی میں رینجرز اور پولیس کے سرچ آپریشن کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے مدارس کو بدنام کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے پولیس اور رینجرز اہلکاروں کی جانب سے دارالعلوم کی انتظامیہ کو اعتماد میں لئے بغیر سرچ آپریشن کرنے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اس قسم کی کارروائیوں سے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنا چاہتی ہے۔ دینی مراکز کے ساتھ ایسا سلوک کرنا اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے، ہم حکمرانوں کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی کارروائیوں سے وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے کر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم کراچی اور ملک کے بعض دوسرے حصوں میں رونما ہونے والے واقعات کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اس پر نہایت افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ احمد لدھیانوی نے کہا کہ دارالعلوم کراچی کے اکابر کی خدمات کا اعتراف صرف پاکستان میں نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی کیا جاتا ہے، عثمانی خاندان کی پاکستان کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں، اس کے باوجود اس طرح کی کارروائی کرنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بغیر اطلاع کے اس طرح کی کارروائی کرنے والوں کے خلاف تحقیقات کر کے ایسے عناصر کو سزا دی جائے۔ امیر جماعت اسلامی سید منور حسن نے دارالعلوم کراچی پر رینجرز کے چھاپے، مدرسے کی انتظامیہ کو ہراساں کرنے کی شدید مذمت کی ہے، اپنے بیان میں سید منور حسن نے کہا کہ ایک سازش کے تحت چھاپہ مار کر مدرسے کی شہرت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے، اس کی تحقیقات کی جائے اور ذمہ داران سے باز پرس کی جائے۔ سید منور حسن نے کہا کہ ملک دشمن فرقہ واریت کی آگ بھڑکا کر قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے مکروہ ایجنڈے پر کاربند ہیں اور اب وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے کہا کہ دینی مدارس پر چھاپے اور علماء کرام کی شہادتیں ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں، جامعہ دارالعلوم کراچی پر چھاپہ موجودہ حکومت کے سیاہ کارناموں میں شرمناک اضافہ ہے جس نے حکومت کی اسلام دشمن پالیسیوں کو واضح کر دیا ہے، جمعیت علمائے اسلام مدارس کی حفاظت کے لئے دینی مدارس کے شانہ بشانہ ہے اور دینی مدارس کی آزادی و خودمختاری پر کوئی آنچ نہ آنے دے گی۔

سواد اعظم اہل سنت کے رہنما اور جامعہ دارالخیر گلستان جوہر کے رئیس شیخ الحدیث مولانا محمد اسفندیار خان اور مدیر جامعہ مفتی محمد عثمان یار خان نے دارالعلوم کراچی جیسے غیر جانبدار اور بے ضرر مدرسہ پر چھاپے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دنیا جانتی ہے کہ دارالعلوم کراچی کا کبھی بھی کسی قسم کی دہشت گردی یا منفی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں رہا، اس

کے باوجود دو دو مرتبہ وہاں سرچ آپریشن کرنا انتظامیہ کی دین دشمنی ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، سیکریٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری نے دارالعلوم کراچی پر پولیس اور رینجرز کے چھاپے کو بلاجواز قرار دیتے ہوئے اسے ریاستی دہشت گردی قرار دیا ہے، احرار رہنماؤں نے کہا کہ دارالعلوم جیسے پرامن تعلیمی مرکز پر چھاپہ، اساتذہ وطلبہ کو گرفتار اور ہراساں کرنا اور دینی ادارے کے تقدس کو مجروح کرنا، عالمی استعماری ایجنڈے کا حصہ ہے۔ جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کے مہتمم مفتی محمد نعیم نے کہا کہ حکومت مدارس کے خلاف سازش بند کرے، مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہیں، ان کے خلاف لادین قوتوں کی سازشیں پہلے بھی ناکام ہوئیں، آئندہ بھی ناکام ہوں گی۔ جامعہ اشرف المدارس کے مہتمم مولانا حکیم محمد مظہر نے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم کراچی دیگر مدارس کے لئے ام المدارس کی حیثیت رکھتا ہے اور شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی ہمارے اکابر میں سے ہیں، ان کی توہین ناقابل برداشت ہے، ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل نے کہا کہ لادین قوتوں کی خواہش پر حکومت ہر بار مدارس کے خلاف سازشیں کرتی رہتی ہے، دارالعلوم کا واقعہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، حکومت ایسے اقدامات سے باز رہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے لئے تیار رہے۔ اہل سنت والجماعت کراچی کے رہنماؤں مولانا تاج حنفی، مولانا رب نواز حنفی اور ڈاکٹر فیاض نے بھی واقعے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے واقعات سے اہل علم کو خوفزدہ کرنا حکومت کی خام خیالی ہے اور مدارس کی حفاظت کے لئے ہم جان دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

تنظیم اہل سنت گلگت بلتستان کے امیر مولانا قاضی نثار احمد نے کہا کہ حکومت ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی بدامنی کو ختم کرنے کے بجائے پرامن لوگوں کو تنگ کرنے میں مصروف ہے جو کہ ملک وقوم کے مفاد کے خلاف ہے۔ جمعیت علمائے اسلام گلگت بلتستان کے جنرل سیکریٹری مولانا عطاء اللہ شہاب نے کہا کہ دارالعلوم کراچی اپنے اعتدال کی وجہ سے پورے ملک میں مشہور ہے، واقعہ اشتعال دلانے کی کوشش ہے جبکہ ملک کے حالات اس کے متحمل نہیں، حکومت کو چاہئے کہ اس واقعے پر معافی مانگے اور آئندہ ایسی غلطی نہ کرے۔ جماعت اسلامی کراچی کے قائم مقام امیر برجیس احمد نے دارالعلوم کورنگی پر پولیس اور رینجرز کے دھاوے پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ غیر مصدقہ اطلاع پر دارالعلوم پر دھاوا کئی گھنٹے تک محاصرہ اور طلبہ واساتذہ کو ہراساں کرنا انتہائی قابل مذمت فعل ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کے توہین آمیز رویے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات ہونی چاہئے۔ مجلس ائمہ مساجد کے سرپرست مولانا اسعد تھانوی، صدر مجلس علامہ عبداللہ، مولانا نورالحسن، مولانا اسداللہ رشید، مولانا طاہر عبداللہ، مولانا بشیر احمد ودیگر نے دارالعلوم کراچی پر رینجرز اور پولیس کے چھاپے کی مذمت کی۔

☆......☆......☆